REGD No. L. 5256

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ — ۲۷ تبوک ۱۳۳۸ ہش ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء — نمبر ۲۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر عام ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۲۶ ستمبر۔ بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو عام ضعف کی شکایت رہی۔ بے چینی نسبتاً کم تھی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں میں لگے رہیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۹ بجے صبح۔ ربوہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ء

یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

— ۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء —

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۴ اکتوبر کو یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرما لیں۔ تاریخ مقررہ پر اس دن شایانِ شان طریق پر جلسے منعقد کئے جائیں۔ جلسوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا جائے۔ تاکہ اپنے اور بیگانے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت اور اخلاق عالیہ سے واقف ہو جائیں:

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے روحانی ترقی کے ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے ہر کام شروع کرنے سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی اہمیت بیان فرمائی۔ اور اس کی برکت تفصیلات پر روشنی ڈالی۔

— کولمبو ۲۶ ستمبر۔ پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل اصغر خاں علاقے کے خیرسگالی کے دورے پر کل یہاں پہنچے۔

لنکا کے وزیر اعظم بندرانائیکے کو گولی مار کر زخمی کر دیا گیا

ملک بھر میں ہنگامی صورت حال کا اعلان

کولمبو ۲۶ ستمبر۔ کسی نامعلوم شخص نے کل صبح وزیر اعظم لنکا مسٹر بندرانائیکے کو ان کے مکان پر گولی مار کر سخت زخمی کر دیا۔ حملہ آور موقعہ پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ ادھر اپریشن کے بعد وزیر اعظم کی حالت ابھی خطرہ سے باہر نہیں ہے۔ قاتلانہ حملہ کے بعد ملک بھر میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق گولی چلانے والا کوئی بودھ بھکشو ہے۔ عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ انسٹھ سالہ بندرانائیکے کل صبح حسب معمول اپنے ملاقاتیوں سے گفتگو کے لئے اپنی کوٹھی کے برآمدے میں آئے تو گیروے رنگ کے کپڑوں میں ملبوس ایک شخص آگے بڑھا۔ اور اس نے وزیر اعظم پر ریوالور سے گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ ایک گولی وزیر اعظم کے پیٹ میں لگی۔ اور وہ زخمی ہو کر گر پڑے۔ جب دوسرے لوگ وزیر اعظم کی امداد کو پہنچے۔ تو وہ ابھی ہوش میں تھے۔ حملہ آور نے اپنی طرف بڑھنے والے ایک شخص پر بھی گولی چلائی۔ چنانچہ اس کی حالت بھی تشویشناک تھی۔ وزیر صحت بھی پاس کھڑے تھے وہ بھی زخمی ہو گئے ہیں۔ بعد میں لوگوں نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مبلغ بورنیو مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری

۲۷ ستمبر کو چناب ایکسپریس سے ربوہ پہنچ رہے ہیں

مبلغ بورنیو مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری معہ اہل و عیال مورخہ ۲۷/۹/۵۹ بروز اتوار شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ مقامی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وقت مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں ایک علمی لیکچر

مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مکرم جناب شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری مورخہ ۲۷ ستمبر بروز اتوار مندرجہ ذیل موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔

"انجیل مرقس کا آخری ورق"

دلچسپی رکھنے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ پونے گیارہ بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں پہنچ جائیں۔ اجلاس کی کارروائی ٹھیک گیارہ بجے شروع ہو جائے گی۔

(سیکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ)

طیارہ کے حادثہ میں ۵۳ ہلاک

بورڈیکس ۲۶ ستمبر۔ فرانس کا ایک طیارہ مغربی افریقہ جاتے ہوئے زبردست دھماکہ کے ساتھ پھٹ کر پاش پاش ہو گیا۔ اس طیارہ میں ۶۵ افراد سوار تھے۔ جن میں سے ۵۳ ہلاک اور باقی سخت مجروح ہوئے

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۵۹ء

لا اکراہ فی الدین

آج دنیا میں جس چیز کی مسلمانوں کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ وہ باہمی اتحاد و اتفاق ہے۔ اور یہ بات واقعی قابل اطمینان ہے کہ اس بات کو اب مسلمانوں کا عقلمند اور سمجھدار طبقہ اچھی طرح محسوس کرنے لگا ہے اور ہر طرف سے اتحاد و اتفاق کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے جابجا مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے سورہ صف میں فرمایا ہے :-

یا ایھا الذین اٰمنوا لم تقولون مالا تفعلون۔ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص۔

یعنی اے مسلمانو تم وہ باتیں کیوں کہتے جو کرتے نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ بہت بُرا ہے کہ جو کچھ تم کہو وہ کرو نہیں اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس طرح دوش بدوش کھڑے ہو کر لڑتے ہیں۔ جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

یہ صریحاً مسلمانوں کی طرف خطاب ہے اور اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمان بعض باتیں ایسی کہتے ہیں۔ جن پر عمل نہیں کرتے۔ ہمارے خیال میں وہ باتیں وہی ہیں جن کا ذکر اگلے الفاظ میں آتا ہے۔ اور وہ مسلمانوں کا باہمی اتحاد و اتفاق ہے۔ چنانچہ آج کل مسلمانوں کا سمجھدار طبقہ مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی باتیں کرنے لگا ہے۔ اور اکثر صورتوں میں حکومتیں بھی اس طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ اور چاہتی ہیں کہ مسلمان باہمی عقائدی تنازعات سے بالا ہو کر ملک و قوم کی ترقی کی طرف راغب ہوں۔ چنانچہ ہماری موجودہ پاکستانی حکومت نے بھی اسکے متعلق کئی ایک اقدام کئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ اس میں بڑی حد تک کامیاب ہوئی ہے۔ شیعہ سُنّی دیوبندی بریلوی وغیرہ فرقہ وارانہ تنازعات اب بہت کم ہو گئے ہیں اور ملک کی فضاء پہلے سے بہت بہتر نظر آتی ہے۔

اسلام نے لا اکراہ فی الدین کا اصول پیش کر کے دنیا پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور اگر انسان آزادی ضمیر کے اس اصول پر کاربند ہو جائے۔ تو مذہب کے نام پر تمام تنازعات ختم ہو جاتے ہیں دین ایک نہایت وسیع المعنی لفظ ہے۔ اور ہر اس طریق پر حاوی ہے جس کی بنیاد کسی نظریہ پر ہے۔ آپ دُنیا میں دیکھیں گے ان باتوں میں سے جن کی وجہ سے انسان آپس میں جھگڑتے ہیں اور جنگ تک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ وہ مادی مفادات کے علاوہ نظریات سے بھی بہت تعلق رکھتی ہیں۔ چنانچہ آج کل امریکہ اور روس میں جو کشمکش ہو رہی ہے۔ اس کی بنیاد بظاہر نظریاتی ہی ہے امریکہ اس لئے دُنیا پر قابو رکھنا چاہتا ہے کہ دنیا کے اصولوں کے مطابق چلائی جا سکے اسی طرح روس اس لئے پھیلنا چاہتا ہے کہ وہ طریق زندگی دُنیا پر ٹھونس سکے اس طرح یہ ایک لحاظ سے نظریات کی جنگ ہے۔ اور ان مختلف نظریات کی کشمکش کی وجہ سے تمام دنیا میں بے چینی سی پھیلی ہوئی ہے۔ دونوں فریق ہلاکت کے سامانوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ اسلئے تمام دُنیا خوفزدہ ہے کہ معلوم نہیں کہ کب یہ دونوں بلاک ایک دوسرے کو زک دینے کے لئے ان آتش فشاں پہاڑوں کا مونہہ کھولدیں گے۔ جو وہ تیار کر رہے ہیں۔

غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ تنازعات اس لئے نہیں کہ دونوں گروہ دنیا کی ترقی کے متعلق مختلف نظریات رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ دونوں فریق چاہتے ہیں کہ اپنے اپنے نظریات بالجبر دنیا پر ٹھونسیں۔ اس لئے دونوں فریق بجائے اپنے اپنے نظریات کی خوبیوں کو پیش کرنے کے طاقت سے دنیا پر قابو رکھنا چاہتے ہیں۔ اور طاقت کے خوف سے دوسری کمزور اقوام کو اپنے مطلب اور اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگر یہ اقوام قرآن کریم کے پیش کردہ اصول لا اکراہ فی الدین کی حقیقت کو سمجھ لیں۔ اور اس پر عمل کرنے کی ٹھان لیں۔ تو آج ہی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اصول یہ ہے کہ ہر انسان کو آزادی ہو کہ وہ جو چاہے اپنا نظریہ رکھے۔ لیکن طاقت سے اسکو دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کرے۔ موجودہ جمہوریت کا آزادی ضمیر کا اصول بھی اسی اصول کی ایک شاخ ہے۔ اور یہ درست ہے کہ انجمن اقوام متحدہ آزادی ضمیر کے اصول کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور دانایان عالم دن رات ایسی تدبیریں سوچتے رہتے ہیں کہ جن کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔ لیکن بعض اقوام کی حرص و ہوا اس اصول کو فروغ حاصل کرنے کی راہ میں روک بنی ہوئی ہے

ہم یہاں یہ دکھانا چاہتے تھے۔ کہ دنیا میں امن و امان صرف اسی طرح قائم ہو سکتا ہے کہ دُنیا اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین پر نہ صرف بطور پالیسی کے بلکہ ایمان سے عامل ہو جائے۔ اسی طرح اگر مسلمانوں کے مختلف فرقے باہمی تعلقات میں اسلام کے اس اصول کو عملاً اپنا لیں تو قرآن کریم کی وہ بات پوری ہو جاتی ہے۔ جس کا ذکر اس آیۃ کریمہ

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص۔

میں بھی فرمایا ہے۔

یعنی اگر تمام اسلامی فرقے لا اکراہ فی الدین پر عمل کرتے ہوئے باہم اتحاد و اتفاق سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں لگ جائیں۔ اور موجودہ زمانہ نے جو ذرائع اور وسائل تبلیغ و اشاعت کے لئے مہیا کئے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی اپنی جگہ کوشش کریں۔ اور باہمی تنازعات ختم کر دیں۔ تو چند ہی سالوں میں اسلام ساری دنیا میں پھیل سکتا ہے۔ اسلام کے اصول ایسے ہیں جو انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ اگر آج کی دنیا کے سامنے جو ہر بات سننے کے لئے تیار ہے۔ ان اصولوں کو پیش کیا جائے۔ تو بہت اغلب ہے کہ چند ہی دنوں میں دنیا کی ماہیت ہی بدل جائے اور امریکہ اور روس کی رقابت کی وجہ سے جو دُنیا کو کلی ہلاکت کا خطرہ لگا ہے۔ وہ ٹل جائے۔

مسلمانوں پر بحیثیت مجموعی ایک بہت بڑا فرض عائد ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو قرآن کریم کے ذریعہ نہایت پر حکمت اور انسانی حیات کے تقاضوں کو پورا کرنے والے اصول دیئے ہیں۔ اس لئے یہ ان کا فرض ہے کہ وہ اس الٰہی تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں۔ ہر زبان میں اس کے تراجم شائع کر دیں۔ اور یہی نہیں بلکہ اپنے عملی نمونہ سے اسلام کے اصولوں کو اجاگر کریں۔ اور فروعی اور عقائدی اختلافات کو نظر انداز کر کے محبت اور اتحاد سے اس کام کو سرانجام دیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو دنیا میں وہ عظیم الشان انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ جس کی نظیر چشم فلک نے نہیں دیکھی۔ باہمی اتحاد و اتفاق صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ہر فرقہ کے حق آزادی ضمیر کو تسلیم کریں اور محض اختلافات عقیدہ کی وجہ سے کسی پر سختی نہ کریں۔ بلکہ یہ تسلیم کر لیں کہ جس طرح ایک فرقہ کو اپنے عقائد کی تبلیغ کا حق ہے۔ ویسے ہی دوسرے کو بھی ہے۔ قرآن کریم تو کسی عقیدہ کو بالجبر ردکنے کی تلقین نہیں کرتا بلکہ سب کو اجازت دیتا ہے کہ وہ دل کھول کر اپنا عقیدہ دنیا کے سامنے پیش کریں تاکہ اگر وہ اصلاح طلب ہو تو پر امن مشورہ سے اس کی اصلاح کی جا سکے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم ان کنتم صٰدقین

یعنی اگر تم حق پر ہو تو قرآن کریم جیسی کوئی صورت پیش کرو اور اپنے گواہ لاؤ۔ اس سے بڑھ کر آزادی ضمیر کا اور اصول کیا ہو سکتا ہے۔ یہاں ہر عقیدہ والے کو کھلی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنا عقیدہ پیش کرے اور اسکے دلائل میدان میں رکھے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں کیونکہ قرآن کریم میں ہدایت اور گمراہی کا امتیاز کر دیا گیا ہے۔

چند سوال اور ان کے جواب

از محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲)

سوال

کیا نابالغ لڑکا اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے؟ اسی طرح کیا نابالغ لڑکی خلع لے سکتی ہے؟

جواب

جہاں تک اسلامی ہدایات و اصول کا تعلق ہے ان کی روشنی میں قرین انصاف یہ ہے۔ کہ جس طرح لڑکے اور لڑکی کے مفاد کے پیش نظر ولیوں کو یہ اجازت تھی۔ کہ وہ ان کی طرف سے تعلق نکاح کی منظوری دیں۔ اسی طرح اصولاً انہیں یہ بھی اجازت ہونی چاہیئے کہ فریقین میں سے کسی کے مفاد کے پیش نظر وہ اس تعلق کو ختم کر دیں۔ کیونکہ اگر ہم اس اصل کو تسلیم نہ کریں۔ تو پھر اپنی جگہ یہ اصول بھی انصاف کے خلاف ہوگا۔ کہ ایک لڑکی کی رضامندی لئے بغیر اسے کسی کے ساتھ باندھا تو جا سکتا ہے۔ لیکن اسے یہ اجازت نہیں۔ کہ وہ اس قید اور پابندی سے جائز طریق سے رہائی حاصل کر سکے یہی صورت حال لڑکے کے لئے ہے۔

غرض جس طرح لڑکے یا لڑکی کے ولی ان کے مفاد کی خاطر ان کے نکاح کی منظوری دے سکتے ہیں۔ اسی طرح حالات کی تبدیلی سے مناسب شرائط کے ماتحت وہ اس نکاح کو ختم بھی کر سکتے ہیں۔ پس ہمارے نزدیک اگر ایسی صورت ہو کہ لڑکا نابالغ ہو اور لڑکی والے چاہیں کہ اس طرح کا نکاح ختم ہو جائے۔ تو اگر لڑکا سمجھدار اور عقلمند ہے۔ تو وہ اپنے ولی کی رضامندی سے اس لڑکی کو طلاق دے سکتا ہے۔ اور اگر لڑکا زیادہ چھوٹی عمر کا ہو۔ کہ سمجھ وغیرہ نہ رکھتا ہو۔ تو اس کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے۔ البتہ اس صورت میں مہر وغیرہ کی ادائیگی کا ذمہ دار وہ ولی ہوگا۔ کیونکہ جس طرح اس نے نکاح کی منظوری کی ذمہ داری لی ہے۔ اسی طرح طلاق کی ذمہ داریوں کی ادائیگی بھی وہی کرے گا۔

اسی طرح لڑکی بھی بذریعہ عدالت یا قضا خلع حاصل کر سکتی ہے۔ اس صورت میں عدالت کو (ولایت عامہ کے لحاظ سے) لڑکے کے ولی کی حیثیت حاصل ہوگی۔ اور وہ فریقین کے مفاد کے پیش نظر اس خلع کو منظور کرتے ہوئے فسخ نکاح کا فیصلہ کر سکے گی۔ خلع کی صورت میں لڑکی کو اپنا مہر وغیرہ چھوڑنا پڑیگا۔

یہ مسئلہ کہ خود نابالغ لڑکے کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں علماء کی طرف سے مختلف فیہ چلا آتا ہے۔ بعض سمجھتے ہیں کہ نہیں دے سکتا۔ اور بعض کے نزدیک دے سکتا ہے۔ صاحب توضیح نے لکھا ہے کہ

> شمس الائمہ الحلوائی اور بعض
> دوسرے حنفی علماء کی یہ رائے
> ہے۔ کہ ولی نابالغ کی طرف سے
> اس کی بیوی کو طلاق دے سکتا
> ہے۔ (ص ۲۹۶ ہندی)

پس ایسے معاشرہ میں جس میں انتشار ہی انتشار ہے۔ اور حقوق حاصل کرنے کا کوئی معقول وسیلہ موجود نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک ان علماء کی رائے زیادہ صائب اور درست ہے جو یہ اجازت دیتے ہیں کہ نابالغ کی طرف سے اس کا کوئی ولی اس کی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ احتیاط کی جا سکتی ہے کہ اس طلاق نامہ کی عدالت یا قضا سے تصدیق کرائی جائے۔ تا کہ وہ دیکھ لے کہ لڑکے یا لڑکی کی دشمنی اور واضح عداوت کے پیش نظر تو ایسا نہیں ہو رہا۔

اگر بعض حالات میں ولی کو ایسا اختیار نہ دیا جائے۔ تو اندھیر ہو جائے گا۔ فرض کریں لڑکا بچپن میں ہی معذور ہو گیا ہے۔ اس صورت میں اگر ولی کو بھی یہ اختیار نہ ہو تو کیا لڑکی ساری عمر قید رہے گی۔ اور اس کی رہائی کی کوئی مناسب صورت میسر نہ آسکے گی۔ باقی رہیں وہ احادیث جن سے یہ استدلال کیا گیا ہے۔ کہ نابالغ طلاق نہیں دے سکتا۔ یا اس کے ولی کو یہ حق حاصل نہیں۔ تو ان کا مقصد ضرر اور نقصان کی حالت کو ظاہر کرنا ہے۔ یعنی اگر نا سمجھی یا کسی ورغلانے سے نابالغ لڑکے نے ایسا کیا ہے۔ تو اس کی اجازت نہیں ہوگی۔ ورنہ بعض صورتوں میں تو یہ ایک مضحکہ خیز مسئلہ بن جائے گا۔ فرض کرو لڑکی کا رخصتانہ ہو چکا ہے۔ اور لڑکا ابھی نابالغ ہے۔ اور اس کے پاس لڑکی کو خرچ دینے کے لئے کچھ بھی نہیں تو کیا وہ صرف اس وجہ سے اسے اپنے پاس رکھنے پر مجبور ہوگا۔ کہ وہ اسے طلاق نہیں دے سکتا۔ غرض فطرت سلیم اور اسلام کے مبنی بر انصاف اصول کے مطابق صحیح صورت یہی ہے کہ اگر لڑکا نابالغ اور سمجھدار ہے۔ تو وہ خود اپنے ولی کی رضامندی سے طلاق دے سکتا ہے۔ اور اگر لڑکا ابھی سمجھدار نہیں۔ تو اس کا ولی جس نے نکاح کی منظوری دی ہے۔ وہ اگر موجود نہیں تو اس کا دوسرا جائز ولی اسے طلاق دے سکتا ہے۔ اور اگر یہ راضی نہ ہوں تو پھر لڑکی قضا یا عدالت کے ذریعہ خلع حاصل کر سکتی ہے۔

سوال

بعض لوگ بیمار جانوروں کے لئے تا دم کر کے دیتے ہیں یا تعویذ گنڈا کرتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

جواب

یہ فضول اور لغو طریق ہے۔ شریعت میں اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ البتہ مسنون الفاظ پڑھ کر دعا کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے۔ پس دم کی بجائے دعا کی جائے۔ مثلاً لاحول پڑھا جائے۔ یا تعوذ۔ سورۂ فاتحہ اور درود شریف کے بعد پیش آمدہ مشکل کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کی جائے۔

اس سلسلہ میں ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ بعض اوقات نبی یا خلیفہ وقت اس برکت کے طفیل جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ کسی بیمار کے لئے دعا کے طور پر ایسا طریق اختیار کرتا ہے جو بظاہر دم کی صورت سے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ ان کی بابرکت ذات کے ساتھ مخصوص ہے اسے نمونہ بنا کر ہر کوئی دم درود اور تعویذ گنڈا کرنے لگے۔ شریعت میں ایسی کوئی ہدایت نہیں۔ بلکہ بعض اوقات اس سے شرک کی راہیں کھلتی ہیں۔ پس بیماری کی صورت میں دوا کے علاوہ عام اور مسنون طریق جو ہے وہ صرف دعا کا ہے۔ دم اور تعویذ کی کوئی مستقل بنیاد شریعت میں نہیں۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

دعاؤں کی تاثیر سے فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جو باہمت اور مستقل مزاج ہوں

"یہ مسلمانوں کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ان کا خدا دعاؤں کا سننے والا ہے۔ کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے۔ کہ ایک طالب دعا نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے۔ لیکن اس کی دعاؤں کے نتائج میں تاخیر اور توقف واقع ہو جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہوتی ہے؟ سو دعاؤں کی قبولیت میں تاخیر کے وقت یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اول تو دنیا کے تمام کاروبار تدریجاً ہوتے ہیں مثلاً دیکھو ایک انسان کے بچے کو پورا جوان بننے کے لئے کس قدر مراحل اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ پھر ایک بیج سے درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح اللہ تعالےٰ کے قدرتی امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ پھر اس توقف میں مصلحت الٰہی بھی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقد ہمت میں پختہ ہو جائے اور اسے معرفت الٰہی میں استحکام اور پورا پورا رسوخ حاصل ہو۔ کیونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جس قدر اعلیٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسی قدر اسے زیادہ سخت محنت اور دقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو انسان کامیابی کے منازل کو طے نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ پہلے مشکلات میں ڈالا جائے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اسی لئے فرمایا ہے۔ دنیا کی کوئی کامیابی اور راحت ایسی نہیں ہے کہ جس کے شروع میں کسی قسم کا رنج اور مشکل نہ ہو۔ اور اس سے فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جو باہمت اور مستقل مزاج ہوں۔ بے ہمت اور متلون مزاج راستہ میں ہی تھک کر رہ جاتے ہیں۔" (الحکم جلد ۶ ۴۵)

قبول احمدیت کے حالات

(از مکرم عبدالرشید صاحب بھیرہ)

میں ابھی بچہ ہی تھا اور جماعت چہارم میں تعلیم حاصل کر رہا تھا کہ بھیرہ میں ایک صاحب مسمی عبدالحی عرب تشریف لائے اور عشاء کی نماز کے بعد مسجد احمدیہ میں وعظ فرمایا جو کہ ہمارے مکان کے ساتھ ہے۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ بحث مباحثہ سے بہت کم سمجھ میں آتا ہے۔ کیونکہ طرفین میں ایک ضد ہوتی ہے آپ لوگوں کو چاہیئے کہ نماز عشاء کے بعد درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔ اور دل میں مراد یہی ہو کہ اللہ کریم اگر یہ شخص موعود سچا ہے تو مجھے بذریعہ خواب سمجھا دے میں چونکہ اپنے مکان پر یہ وعظ سن رہا تھا میں نے اپنی والدہ صاحبہ کو کہا کہ میں مولوی صاحب کی بات پر عمل کروں گا۔ نماز عشاء کے بعد درود شریف پڑھتا پڑھتا سو جاؤنگا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک ہفتہ کے بعد میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے گھر سے نکل کر شہر سے باہر جنوب مشرقی کونے کی طرف چل پڑا ہوں۔ اچانک مجھے ایک ایسی زمین نظر آئی جو کہ پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ زمین بہشتی مقبرہ کی زمین تھی جہاں کہ آموں کے درخت اونچے دکھائی دیئے اور میدان میں ایک بزرگ کرسی نشین وعظ فرما رہے تھے۔ سامعین کافی تعداد میں بیٹھے تھے لیکن سب کے کپڑے سفید اور صاف ستھرے تھے جیسا کہ نئے پہنے ہوتے ہیں۔ میں نے مناسب یہی سمجھا کہ بجائے مجمع میں شامل ہونے کے ان کے پاس ہی ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے اس بزرگ کو سلام کیا۔ انہوں نے مجھے اپنے پاس زمین پر دائیں پاؤں کے پاس بٹھا لیا۔ جب وعظ فرما چکے تو آپ نے لوگوں کو جانے کی اجازت دیدی۔ میں نے دوڑ کر کسی ایک مرد خدا سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ اس نے مجھے بتلایا کہ یہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ جنہوں نے دعویٰ مسیح اور امام مہدی ہونے کا کیا ہوا ہے۔ پھر میں نے دوبارہ ہاتھوں کا بوسہ لیا۔ اور حضور نے میری منہ پر ہاتھ پھیرا اور مجھے بھی جانے کی اجازت دے دی۔ معلوم نہیں وہ لوگ کہاں گئے اور میں کہاں۔ نیند سے اُٹھا تو حیران رہ گیا۔ صبح کو اُٹھتے ہی بیعت کا خط لکھا۔ اور میری بیعت بذریعہ کارڈ منظور ہوئی۔

خواب کا ذکر والدہ صاحبہ سے کیا اور بیعت کا بھی اظہار کر دیا۔ والدہ صاحبہ نے والد صاحب سے میری بیعت کا ذکر کر دیا اس کے بعد سلسلہ کی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ حیات وفات مسیح کے متعلق خوب سمجھ آگئی۔ کچھ عرصہ کے بعد والدہ نے بھی بیعت کر لی۔ اور والد صاحب کو بھی خواب میں ایک بزرگ نے بتلایا کہ مرزا صاحب سچے ہیں وہ بھی معتقد ہو گئے۔

دوسری خواب:۔ ہمارے محلہ لوہارانوالہ میں ایک حافظ نور احمد صاحب تھے وہ حاجی بھی تھے اور فوت ہو چکے تھے خواب میں ان سے ملاقات ہو گئی۔ ان سے بھی سلسلہ احمدیہ کے متعلق پوچھا کہ آپ تو فوت ہو چکے ہیں مرزا صاحب کے متعلق آپ بتلائیں تو سہی۔ انہوں نے جواب دیا کہ مرزا صاحب سچے ہیں اور خدا کی طرف سے ہی مامور ہو کر آئے ہیں۔ مسیح موعود اور مہدی بھی ہیں۔

میری بیعت کے دوسرے یا تیسرے سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا انتقال ہو گیا۔ میں سکول جا رہا تھا کہ ایک غیر احمدی لڑکا شور مچا رہا تھا کہ مرزا قادیانی مر گیا۔ میں یہ سن کر بہت ہی غم زدہ ہوا کہ قادیان جا کر حضور کی زیارت بھی نہ کی

پھر زمانہ خلافت اولیٰ کا ہوا۔ اس چھ سال عرصہ خلافت میں بھی مجھے قادیان جانیکا موقع نہ ملا۔ پھر خلافت ثانی میں ۱۹۱۶ء میں قادیان میں گیا اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔ لیکن ایک دن رہ کر واپس کسی وجہ سے چلا آیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد قادیان گیا اور حضرت صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اور چند یوم رہ کر اور بیعت بھی کر کے واپس گھر آیا۔

پھر ۱۹۲۰ء میں عراق چلا گیا۔ میرے پاس اسلامی اصول کی فلاسفی کا ایک ہی نسخہ تھا اور چند ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے پرچے تھے۔ میں لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیتا۔ میں سماوہ ریلوے اسٹیشن پر ایک ریفرشمنٹ روم میں مینجر تھا۔ جو انگریز لوگ کھانا کھانے کے لئے آتے وہ کتابیں پڑھنے کے لئے میز پر رکھ دیتا۔ چونکہ وہ نئے دن نئے دو گاڑیوں کا کراس ہوتا تھا۔ جو مسافر اترتے اور ہوٹل میں تشریف لاتے۔ ان کو چائے روٹی ان کے آرڈر کے مطابق انتظام کر دیا جاتا۔ اور ان کو کھلایا جاتا۔ ایک دن چند انگریز آفیسر ہوٹل میں تشریف لائے۔ انہوں نے چائے کا آرڈر دیا۔ میں نے چائے تیار کرانی شروع کی۔ ان کے سامنے کتابیں متذکرہ بالا مطالعہ کے لئے رکھ دیں۔ ان میں سے ایک نے پوچھا تمہارا کس جماعت سے تعلق ہے میں نے کہا قادیانی جماعت سے۔ میرے کہنے پر انہوں نے کتابوں کو دیکھنا شروع کیا۔ چنانچہ چائے پینے کے بعد ایک انگریز افیسر نے ٹیچنگ آف اسلام کی قیمت پوچھی۔ میں نے ایک روپیہ چار آنے بتلائی۔ صاحب بہادر نے کہا قیمت بہت زیادہ رکھی ہے۔ میں نے کہا جناب بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ لوگ بآسانی خرید کر مطالعہ کر سکیں۔ اصل میں تو اس کی قیمت ایک لاکھ روپیہ ہے۔ آپ مطالعہ فرمائیں اور آپ پر ہی فیصلہ رہا۔ وہ افیسر پولیس کپتان تھے انہوں نے کتاب کی رسید دے دی کہ پندرہ دن کے بعد کتاب یہاں آکر واپس دے دونگا تین سولہ روز پر تشریف لائے اور فرمانے لگے میں نے تمام کتاب پڑھی ہے اس کی قیمت تم نے کیا بتلائی تھی میں نے کہا ایک روپیہ چار آنے۔ انہوں نے کہا نہیں دوسری قیمت جو تمہارے عقیدہ کی ہے۔ میں نے کہا ایک لاکھ۔ کپتان صاحب نے فرمایا ایک لاکھ نہیں میں اس کی قیمت سولہ لاکھ روپیہ ڈالتا ہوں۔ بے شک بہت اعلیٰ کتاب ہے اور اس سے اسلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اور اس کا مصنف بھی ریفارمر معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ کتاب تمہاری مائی کمشنر صاحب کو پڑھنے کے لئے دی ہے۔ کہنے لگے میں ولایت جا رہا ہوں۔ میں نے کہا آپ ہماری کتاب لے جائیں اور مجھ سے وعدہ کریں کہ پڑھ کر آگے کسی کو دیں گے اور پھر اسی طرح سے ان سے بھی وعدہ لیں گے اور اسی سلسلہ میں کتاب آگے چلتی چلی جائے۔ انہوں نے انکار کر دیا اور کتاب واپس کر دی کہ تم اپنی تبلیغ ہمارے ہاتھ سے چلانا چاہتے ہو۔ وہاں اسی طور پر سلسلہ تبلیغ جاری رکھا۔ اور وہ کتاب آفیسر لوگوں کو دیتا رہا۔ عرصہ تین سال کے بعد پھر واپس گھر آیا۔ اور ایک کتاب "عسل مصفیٰ" مرزا خدابخش صاحب کی غیر احمدیوں کو دیتا رہتا ہوں اور مطالعہ کے بعد وہ واپس دے دیتے ہیں۔ چنانچہ شیخ محمد اکبر صاحب ریٹائرڈ سب جج کو پڑھنے کے لئے دی اور بعد مطالعہ واپس دیدی اور شیخ صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب اس زمانہ کے بہت بڑے ریفارمر ہیں۔

چوہدری محمد دین صاحب مرحوم

(از مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ)

چوہدری محمد دین صاحب مرحوم کی بیعت تقریباً ۱۹۰۸ء کی ہے۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بیعت کی تھی یا بعد میں کی۔ چوہدری صاحب مرحوم احمدیت کے عاشق صادق تھے اور اسلام کے ہر حکم پر پختگی سے عمل کرتے تھے۔ انگریزی حکومت کے زمانہ میں آپ نے اپنی ہمشیرہ کو شریعت کے حکم کے مطابق زمین کا حصہ دیا۔ حالانکہ ہمشیرہ غیر احمدی تھی

مالی قربانی سلسلہ کی خدمت کے لئے ۱/۳ تک کرتے رہے۔ اور تحریک جدید میں ۱۹ سال تک بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ موصی تھے حصہ جائیداد کا چندہ اپنی زندگی میں ادا کر گئے تھے

چوہدری صاحب مرحوم بروز جمعہ ۵۹-۸-۱۴ کو تقریباً ۱۲ بجے فوت ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے جنازہ پڑھایا۔

جب رمضان مبارک آتا تو آپ اول وقت اُٹھتے اور محلہ میں لوگوں کو جگاتے پھرتے تھے عموماً نماز تہجد کے وقت ہی پڑھتے تھے نماز تہجد ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے ہر نماز اول وقت باجماعت پڑھا کرتے تھے ان کی نیکی اور تقویٰ کو دیکھ کر رشک آیا کرتا تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کے طور پر روزے رکھتے اور احمدی احباب کو روزے رکھنے کے لئے جگاتے۔

مہمان نوازی کا بڑا شوق تھا۔ خاص کر جب سلسلہ کا مبلغ آتا تو بڑی خدمت کرتے۔ ہر طرح آرام پہنچانے کی کوشش کرتے

جب مسجد فرانکفورٹ کی تعمیر کا اعلان ہوا تو چوہدری صاحب مرحوم اپنے لڑکے کو کہنے لگے کہ مسجد کی تعمیر میں حصہ لو۔ تو لڑکے نے والد صاحب مرحوم کے نام مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ کا وعدہ لکھ کر بھیج دیا۔ چوہدری صاحب کی وفات سے جماعت آنبہ میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اس خلا کو اپنے فضل سے اور اپنی رحمت سے پورا فرمائے آمین۔

مرحوم کی اولاد سے ایک لڑکا ہے جس کا نام صلاح الدین ہے۔ خدا کے فضل سے مخلص نوجوان ہے۔ اور دو لڑکیاں ہیں۔ ایک لڑکی اور لڑکا شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کی بیوی اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نیز چوہدری صاحب مرحوم کو اپنی رحمت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آمین یا رب العلمین

وہ درخت جس کے پتے نہیں گرتے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ممتاز اور جلیل القدر صحابی خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لخت جگر ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بھائی فہیم و دانا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار اصحاب نبی علیہ السلام شمع رسالت کے گرد پروانوں کی طرح جمع تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے۔ اور مومن اس درخت کی مانند ہے۔
بتاؤ تو وہ درخت کون ہے"؟

صحابہ کا طائر تخیل پرواز کرنے لگا۔ ہر دل ہمہ تن فکر بن گیا۔ کاش اس کا ذہن رسا اس درخت تک جا پہنچے کاش اس کا فکر بلند اس شجر کو جنگلوں سے کوہساروں سے مشرق سے یا مغرب سے ڈھونڈ نکالے۔ اور وہ صحیح جواب پیش کر کے اپنے آقا کی خوشنودی حاصل کر سکے۔ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں۔ باقی صحابہ تو اس درخت کو جنگلوں اور صحراؤں میں ڈھونڈنا گئے۔ اور میرے دل میں آیا کہ یہ تو گھر کا درخت کھجور ہے۔ جس کے پتے خزاں دیدہ نہیں ہوتے۔ لیکن جب میں نے ادھر ادھر نگاہ پھیلا کر دیکھا۔ تو میں نے عمر میں اپنے آپ کو سب سے چھوٹا پایا۔ جواب دینے میں شرمایا۔ کہیں بول کر چھوٹا منہ اور بڑی بات کا مصداق نہ بنوں۔ اس لئے خاموشی میں ہی بہتری سمجھی۔ آخر بعض صحابہ نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسولؐ ہماری جانیں آپ پر فدا ہوں۔ حضور ہی بتائیں۔ وہ کونسا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا۔ النخلۃ۔ وہ کھجور کا درخت ہے اور اسی کے ہم رنگ مومن ہوتا ہے۔

ہمارے آقا فداہ نفسی و روحی کا یہ ارشاد مبارک حکمت کے ان بیش قیمت موتیوں میں سے ایک موتی ہے۔ جنہیں حکمت و دانائی سکھانے والے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بکھیرا۔ کھجور کا درخت دوسرے علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن وہ ارض مقدسہ جہاں خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ اس خاک پاک سے تو اس شجرۂ طیبہ کو ایک خاص نسبت ہے۔ مومن کی اصل جڑھ بھی طینت نبوی ہی ہوئی ہے۔ کھجور کا بلند و بالا قد مومن کی رفعت ذہنی پرواز روحانی بلندئ اخلاق اور ارضی الائش و گندگی سے بالاتری کی مثال ہے۔ مومن کا سر غرور تو اونچا نہیں ہوتا۔ لیکن فخر قربانی سے وہ ضرور سر بلند ہوتا ہے۔ پھر کھجور کے سدا بہار پتے بھی کئی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ اس کا طویل و دراز تنا اگر مسجد نبوی کا ستون بنا تو شاخیں اور پتے مسجد نبویؐ کی چھت کے کام آئے۔ حنانہ کا روح افزا معجزہ اس درخت کے ایک تنے سے ظاہر ہوا۔ جس کو مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی کا ایک خاص حصہ بنایا ہے۔

فلسفی کو منکر حنانہ است
از علوم انبیاء بیگانہ است

"وہ فلسفی جس کا سر انکار حنانہ کے معجزہ کو سنکر ہلنے لگتا ہے وہ انبیاء کے علوم و آگہی سے سراسر بیگانہ و تہی دست ہے"۔

کھجور کا پھل خوراک کی ضرورت اولین طور پر پوری کرتا ہے۔ اور عرب کا تو یہ شربہ اور ماء اللحم ہے بلکہ اکناف اطراف عالم میں لاکھوں عاشقان نبی۔ اس ثمر پھل سے روزہ افطار کرتے ہیں۔ کہ یہ بھی سنت نبوی ہے۔ قصہ مختصر ہمارے مدنی آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد پاک میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ مومن کی قربانیاں اسی طرح بلند و بالا اور اس کا نخل ایمان اسی طرح بار دار و سدا بہار ہونا چاہیئے۔ جس طرح کھجور کا درخت ہوتا ہے۔ مومن کا ہر قول و فعل اسی طرح غذائے روح حلاوت و شیرینی کا جام ہونا چاہیئے۔ جس طرح کھجور کا پھل ہوتا ہے۔ اس کے مطابق اگر ہم نخلۂ نبوی کو دیکھیں۔ تو اس کا ہر پودا اپنی بہار و شادابی و رفعت و بلندی میں بے مثل اور اس کا ہر پھل اپنی حلاوت و شیرینی میں بے نظیر ہے۔ بلکہ صحابہ کی قربانیاں اور جانفشانیاں تو ایسی درخشاں و تاباں ہیں۔ کہ دنیا ان کو دیکھتی اور حیران ہوتی ہے کہ عرب کی گرمی و تپش اساکسار خشکی میں یہ شادابی و تر و تازگی کہاں سے آگئی۔ اس نخل نبوی میں صرف صحابی مردوں کا نخل ایمان ہی سرسبز و شاداب نہیں۔ بلکہ صحابی مستورات کا شوق قربانی اور مظاہرہ ایمان بھی حد درجہ ایمان افزا اور روح میں بالیدگی پیدا کرنے والا ہے۔ موجودہ سائنس نے تو اب آکر یہ ثابت کیا ہے کہ ہر چیز کا نر و مادہ ہے۔ لیکن قرآن حکیم نے تیرہ سو سال قبل اس حقیقت کو آشکارا فرما دیا تھا۔

ومن کل شیءٍ خلقنا
زوجین لعلکم تذکرون

اس کے مطابق یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ درختوں میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں۔ اور درخت اس وقت تک بارآور نہیں ہو سکتے جب تک دونوں اقسام تندرست و صحت مند نہ ہوں۔ یہی حال روحانی کھجوروں کا ہے۔ یہاں روحانی جماعتیں اس وقت تک سرسبز و بارآور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک ہر دو مرد و عورت کا معیار قربانی بلند نہ ہوں۔ دونوں اصناف روحانیت زندہ اخلاق بلند اور قربانیاں ارفع و اعلیٰ ہوں۔ تبھی وہ نخل محمدی کی مثال بن سکتے ہیں۔ اگر مومن مرد میدان وغا میں بڑھ بڑھ کر جام شہادت نوش کریں اور اپنے خون سے نخل اسلام کی آبیاری کریں۔ تو مومن عورتیں خولہ و ضرار بن کر ان جوان ہمتوں کی ہمت افزائی کریں جو راہ خدا میں جان دینا آبرو سمجھتے ہوں۔ اگر مرد تلواروں کے سائے تلے حق کے نعرہ زن ہوں۔ تو عورتیں ان حق پرستوں کو جنم دیں۔ تو اسلام کے نڈر داعی اور دین کے مجاہد ہوں۔ اگر مرد اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کر کے یورپ کی تبلیغ کا بوجھ اٹھائیں۔ اور عورتیں امریکہ میں اشاعت اسلام کا بار برداشت کریں۔ اگر احمدی مرد جرمنی میں مسجدیں بنائیں تو احمدی مستورات ہالینڈ میں خدا کے گھر تعمیر کریں۔ قربانیوں میں مسابقت روحانیت میں ترقی اور قرب الٰہی کا شوق ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہو۔ وہ اپنی قربانیوں کو بلند سے بلند تر کریں اور پھر بھی اس آرڈر کے منتظر رہیں

زنخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز

ہالینڈ میں اللہ کا پہلا گھر ہماری احمدی بہنوں کی جواں ہمتی روح قربانی و اخلاص کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔ لیکن ابھی اس مسجد کی تعمیر کے اخراجات پورے طور پر ادا نہیں ہوئے۔ اور کچھ قرض باقی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی نیکی وہی ہوتی ہے جسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ ہماری بہنوں کا بلند معیار قربانی اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ مسجد ہالینڈ کی بقیہ رقم بھی جلد ادا کر دیں۔ تاکہ ان کی یہ قابل رشک قربانی آنے والی نسلوں کے لئے ایک قابل فخر مثال اور نیک نمونہ بنے خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق یورپ امریکہ اور بلاد و امصار میں اشاعت اسلام کے سامان پیدا ہوں گے۔ سینکڑوں اللہ کے گھر تعمیر ہوں گے۔ اور ہزاروں مسجدیں آباد ہوں گی۔ لیکن اولیت کا فخر ہماری انہی بہنوں کے حصہ میں ہوگا۔ جو سب سے پہلے اپنے ایمان کے نخلہ کو اعمال صالحہ اور قربانیوں کے پانی سے سینچیں گی۔ یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ نخلہ ایمان کے پنپنے اس کی نشوونما اور افزائش کے لئے اعمال صالحہ کا پانی ضروری و لابدی ہے۔

"تمہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایمان باللہ اور اعمال صالحہ کی مثال اچھے درخت کی سی ہے۔ جس طرح دنیا میں پھلدار درخت تو جب چاہتے ہیں اور کوئی شجرۂ طیبہ نہیں پھلتا۔ جب تک اسے پانی نہ ملے۔ اور جب تک اس کی نگرانی نہ کی جائے۔ برخلاف جنگلی درختوں کے۔ اسی طرح صرف منہ سے ایمان اور اعمال صالحہ کے دعوے کرنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ جنگلی درختوں میں اعلیٰ قسم کے پھل لگے ہوں۔ اعلیٰ قسم کے پھل ہمیشہ اعلیٰ درختوں پر لگتے ہیں۔ اور اعلیٰ درخت انسانی کوشش سے پھل لاتے ہیں۔ پس ایمان اور اعمال صالحہ کی مثال شجرۂ طیبہ یعنی اعلیٰ قسم کے درختوں کی سی ہے۔ جنگلی درختوں کی نہیں۔ اور یہ شجرۂ طیبہ اعمال کے پانی کے بغیر پھل نہیں دیتا جس طرح درخت بونے کے بعد اگر اسے پانی نہ دیا جائے تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اسے پانی ملتا رہے۔ تو وہ عمدہ پھل دیتا ہے اور اس کی عمر بھی لمبی ہوتی ہے۔ اسی طرح خالی ایمان پر خوش نہ ہو جاؤ۔ بلکہ سمجھ لو کہ شجرۂ طیبہ پانی چاہتا ہے۔ جب تک اسے اعمال صالحہ کا پانی نہ ملے گا وہ شجرہ طیبہ نہ بن سکے گا"۔

(تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء مندرجہ الازھار لذوات الخمار صفحہ ۱۷۰)

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

میرے ایک دوست عطاء الرحیم صاحب حامد ان دنوں ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ میاں انہیں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب فرمائے۔

محمد حمید قریشی
کاپی ریڈر الفضل

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

چندہ ماہوار ۔ سالانہ اجتماع ۔ تعمیر دفتر ۔ اشاعت لٹریچر

اراکین مجلس انصار اللہ کی یاددہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کے لئے چار تحریکات جاری ہیں۔ ان کی شرح اس قدر کم رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی کے لئے بار نہیں ہو سکتی۔ چندہ ماہوار آمد پر ½ پائی فی روپیہ ہے۔ چندہ سالانہ اجتماع بارہ آنے سالانہ۔ اور تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے۔ چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم پوری کرنی ہے تاکہ تعمیر کے کام کا پہلا دور اس سال پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے اور پھر چند سال تک دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اس فنڈ کو بند کر دیا جائے۔

پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہئیے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے۔ نیز مجلس کی مفید سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے چندہ ماہوار کی ماہ بماہ ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دی جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق مجلس کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنا ہے اور اس کے مطابق مجلس انصار اللہ کی تحریکات میں شرح صدر سے حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہونا چاہئیے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

تبدیل ہونیوالے احباب اور مقامی عہدیداران کا فرض

تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جب وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوں تو جاتے وقت سابقہ جماعت کے سیکرٹری مال یا پریذیڈنٹ کو اپنے نئے پتہ سے پورے طور پر آگاہ کر دیا کریں۔ اور جہاں جائیں اس جماعت میں اپنی آمد کی اطلاع فی الفور دے دیا کریں۔

۲۔ سیکرٹریان مال کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ تبدیل ہونے والے احباب کی اطلاع نظارت بیت المال کو بھجوائیں تو (۱) اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ ایسے احباب کے نئے پتہ جات صحیح اور مکمل لکھا کریں۔ تا نئی جگہوں پر ان کے چندہ جات کی وصولی کا بروقت انتظام کیا جا سکے اور (۲) ایسی اطلاع کو اکٹھا کر کے ایک لمبے عرصہ کے بعد بھجوانا درست نہیں۔ ہر شخص کی تبدیلی کی اطلاع ساتھ کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوا دی جایا کرے۔ اسی طرح سیکرٹریان مال کو چاہئیے کہ نئے آنے والے احباب کے متعلق بھی ساتھ کے ساتھ نظارت بیت المال کو اطلاع بھجواتے رہا کریں۔ جماعت کی طرف سے یا نظارت بیت المال کی طرف سے تحریک کئے جانے کا انتظار نہیں کرنا چاہئیے۔

(ناظر بیت المال ۔ ربوہ)

گھسیٹ پور میں ایک تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۰/۹/۵۹ کو جماعت احمدیہ گھسیٹ پور کا تربیتی اجلاس مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مولوی عبد الرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ مولوی خدا بخش صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ پھر مولوی محمد خورشید احمد صاحب امام الصلوٰۃ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی۔ بعدہٗ مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل انسپکٹر وقف جدید نے تربیت جماعت و اولاد پر تقریر کی۔ اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

شوریٰ انصار اللہ کیلئے نمائندگان کا انتخاب

زعماء۔ زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے گذارش ہے کہ شوریٰ انصار اللہ کے لئے حسب قواعد نمائندگان کا انتخاب کروا کے مرکز کو ان کے اسماء گرامی سے جلد مطلع فرمائیں۔ بیس یا اس سے کم اراکین ایک نمائندہ بھجوا سکتے ہیں۔ زعماء۔ زعماء اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے نمائندے ہوں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مقامی جماعتوں اور لجنات اماء اللہ کیلئے ضروری اعلان

بعض مقامات کی لجنات اماء اللہ کی طرف سے بعض مرکزی چندوں کی رقوم مرکزی لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ وصول ہوتی ہیں۔ چونکہ ایسی وصولی کی اطلاع مقامی جماعت احمدیہ کو نہیں دی جاتی اس لئے مقامی جماعتیں بعض ایسی مستورات کو جن کی اپنی ذاتی آمد ہوتی ہے مقامی جماعت کے بجٹ میں شامل نہیں کر سکتیں اور نہ ہی ان سے چندہ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام کر سکتی ہیں۔ لہذا مقامی جماعتوں اور مقامی لجنات کی اطلاع کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۴۲ کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے اور ان تمام اداروں کے عہدہ داروں سے درخواست ہے کہ اس قاعدہ کی پوری پوری پابندی کریں۔ — مقامی جماعتیں اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ جن مستورات کی اپنی ذاتی آمد ہو۔ مثلاً وہ استانی یا ڈاکٹر وغیرہ ہوں یا انہیں پنشن یا وظیفہ ملتا ہو یا ان کی اپنی جائیداد کی کوئی آمد ہو۔ پس علاوہ ازیں ان سے مرکزی چندوں کی وصولی کی ذمہ داری مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان مال پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وصولی میں سہولت اور آسانی کی خاطر ایسی مستورات مقامی لجنات میں اپنے چندے ادا کر دیں تو مقامی لجنات کا فرض ہے کہ حسب قاعدہ ۸۴۲ ایسی تمام رقوم مقامی انجمن کے سیکرٹری صاحب مال کے ذریعہ مرکز میں ارسال کریں۔

"(۸۴۲) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے ان کے متعلق اس کا فرض ہوگا کہ انہیں جلد تر مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کر دے۔ اور اسے حق نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض میں خرچ کرے۔ البتہ مقامی ضروریات کے لئے لجنہ کو اختیار ہوگا کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین سے الگ چندہ کرے۔ مگر ضروری ہوگا کہ ایسے چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے۔"

(ناظر بیت المال ۔ ربوہ)

کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں کلرکوں کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں حسب ذیل کوائف کے مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۵۹ء تک سیکرٹری کمیشن صدر انجمن احمدیہ (ناظر بیت المال) کے نام ارسال فرمائیں۔ امتحان و انٹرویو کے لئے تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ آسامی خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواروں میں سے آدمی رکھے جائیں گے۔

(۱) عمر:۔ ۱۸ سے ۲۸ سال تک ہو (بمطابق سرٹیفکیٹ یونیورسٹی)

(۲) قابلیت:۔ میٹرک یا مولوی فاضل ہو۔

(۳) تنخواہ:۔ ۵۰/ روپے ماہوار علاوہ مقررہ گرانی الاؤنس (جو ان دنوں ۳۰/ روپے ماہوار ہے)

(۴) استقلال:۔ امتحانی عرصہ ایک سال گذرنے کے بعد استقلال کی صورت میں گریڈ ۵۰-۳-۸۰ دیا جائے گا۔

(۵) دیگر کوائف (الف) (i) نام امیدوار معہ مکمل پتہ (ii) ولدیت۔

ب۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر حاصل ہو۔

ج۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ۔

د۔ چال چلن۔ دیانت۔ اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

ہ۔ متفرق قابل ذکر امور۔

(۶) جو امیدوار اس وقت مختلف نظارتوں میں کام کر رہے ہیں اور انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا ان کے لئے بھی درخواست دینا ضروری ہے۔

(سیکرٹری کمیشن صدر انجمن احمدیہ (ناظر بیت المال)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارھواں سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء بمقام ربوہ

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو فوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرماویں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۴۶۱ :- میں سعید احمد ولد شیخ فتح علی صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لاہور حال ماڑی پور کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ اگست ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد -/۱۶۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اُس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر متروکہ ثابت ہو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اُس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ فقط تاریخ ۵۹-۸-۱۶

العبد :- سعید احمد شیخ بقلم خود ماڑی پور کراچی محکمہ آثار قدیمہ شاہی قلعہ لاہور۔

گواہ شد :- شیخ عبد الصمد ۱/۱۶۱ نیو کیمپ پاکستان ایئر فورس ماڑی پور کراچی۔

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۴۶۲ :- میں اختر النساء بیگم زوجہ شیخ سعید احمد صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لاہور حال ماڑی پور کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ اگست ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ ہے۔ (۲) زیور طلائی وزنی ۱۸ تولہ قیمتی -/۲۲۵۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اُس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اُس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ فقط ۱۶ اگست ۱۹۵۹ء

الامۃ :- اختر النساء بیگم بقلم خود

گواہ شد :- سعید احمد شیخ خاوند موصیہ۔

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

غلام محمد بیراج کے علاقہ میں ساڑھے تین لاکھ ایکڑ سرکاری اراضی کی تقسیم

بیراج کے تین سو تین دیہات میں کاشتکاروں کے لئے بہتر اقامتی سہولتیں

حیدرآباد ۲۵ ستمبر غلام محمد بیراج کے علاقہ میں آبادکاری کا کام پوری سرعت سے جاری ہے۔ اب تک تین لاکھ اُنسٹھ ہزار نو سو چھیالیس ایکڑ سرکاری اراضی تقسیم کی جا چکی ہے

اس کے علاوہ اس علاقہ میں چھیانوے ہزار تین سو ننانوے ایکڑ نجی اراضی کی آبپاشی کے لئے پانی کی بہم رسانی کا انتظام کر دیا گیا ہے

یہ علاقے جو اب تک بنجر اور غیر آباد پڑے تھے ان میں اسی سال پہلی مرتبہ کاشت کی جا رہی ہے آبادکاری کے کام آسانی پیدا کرنے کی غرض سے ان علاقوں کو تین سو تین دیہات میں تقسیم کر دیا گیا ہے ان میں سے ہر ایک گاؤں میں ڈیڑھ ہزار سے دو ہزار ایکڑ تک اراضی ہے۔ دیہات اراضیات کے درمیان میں موزوں مقامات پر بنائے گئے ہیں جن گاؤں میں دو ہزار ایکڑ اراضی وہاں آبادی کے لئے چھیانوے ایکڑ اور جہاں ڈیڑھ ہزار ایکڑ اراضی وہاں چونسٹھ ایکڑ اراضی مختص کی گئی ہے ہر دیہاتی بستی میں کاشتکاروں کی سو سو خاندانوں کی اقامت کے لئے گنجائش پیدا کی گئی۔ ہر ایک کاشتکار کو چھ سو مربع گز اراضی پر مستقل پلاٹ مکان کی تعمیر کے لئے دیا گیا ہے۔ دیہات ایسے مرکزی مقامات پر قائم کئے گئے ہیں۔ وہاں پنچایتوں کے اجلاس بآسانی ہو سکتے ہیں۔ ان دیہات میں پارکوں، کمبل کے میدانوں منڈیوں، مسجدوں پرائمری سکولوں، شفاخانوں اور آبنوشی کے لئے پانی ذخیرہ کرنے کی غرض سے تالابوں کے لئے جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔

کمہاروں اور دوسرے ہنرمندوں کو ان دیہات میں آباد کرنے کے لئے تین تین سو مربع گز اراضی پر مستقل پلاٹ دیئے جا رہے ہیں۔ حکومت مغربی پاکستان نے بیراج کے علاقہ میں آباد ہونے والے کاشتکاروں کو اپنے مکانات کی تعمیر اور زمینوں کو زیر کاشت لانے میں سہولتیں بہم پہنچانے کے پیش نظر پندرہ لاکھ روپے کی رقم تقاوی قرض دینے کے لئے منظور کی تھی۔ یہ ساری رقم کاشتکاروں میں تقسیم کر دی گئی ہے۔ کسی جو (۴) کاشتکار کو ایک ہزار روپے سے زائد تقاوی قرضہ نہیں دیا گیا۔ محکمہ زراعت نے اس علاقہ میں بیجوں کی اعلیٰ اقسام تیار کرنے کے لئے تین زرعی فارم بھی قائم کر دیئے ہیں۔ علاوہ بریں تحصیلوں کے صدر مقامات پر کھاد اور اعلیٰ قسم کے بیجوں کی تقسیم کے لئے ڈپو کھول دیئے گئے ہیں۔

محکمہ افزائش نسل مویشیاں نے بھی تعلقہ گنی میں سندھی گائے کی افزائش نسل کے لئے کیٹل فارم قائم کیا ہے یہ فارم چار ہزار پانچ سو بیالیس ایکڑ رقبہ میں واقع ہے اس فارم میں سرخ نسل کی سندھی گائے اور سانڈھوں کی افزائش پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ بیراج کے علاقہ میں چار ہزار تین سو اکیس ایکڑ کا رقبہ محکمہ امداد باہمی کو کوآپریٹو فارموں کے قیام کے لئے دیا گیا ہے۔ اس محکمے نے دو کوآپریٹو سوسائٹیاں قائم کی ہیں اور ان کے ذریعہ پچیس سو ایکڑ اراضی زیر کاشت آگئی ہے۔ ستائیس سو ایکڑ اراضی کھلی جیل کے قیام کے لئے محکمہ جیل کے حوالے کی جا چکی ہے۔ محکمہ جنگلات نے بھی بیراج کے علاقہ میں بتیس ہزار چھ سو اکیاسٹھ ایکڑ اراضی حاصل کر لی ہے۔ موجودہ سال کے دوران ۲۰ ہزار ایکڑ اراضی آزاد کشمیر اور جموں کے مہاجروں اور کوٹڑی اور تلاوت ڈویژن کے لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے مختص کی گئی ہے۔

کم ترقی یافتہ ممالک کی ترقی کیلئے امریکی امداد میں توسیع کی جائے

امریکی مزدور فیڈریشن کی طرف سے اقوام متحدہ کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور

سان فرانسسکو ۲۵ ستمبر امریکی مزدور فیڈریشن نے اقوام متحدہ کو مضبوط کرنے ۔۔۔۔ ۔۔۔۔ اور اقوام متحدہ کی علاقائی اور امریکی ایجنسیوں کے ذریعہ دوسرے ملکوں کے لئے امریکی امداد کو جاری رکھنے اور اس میں توسیع کرنے پر زور دیا ہے۔

اس پالیسی کا اظہار مزدور تنظیم کی مجلس عاملہ کے ایک بیان میں کیا گیا ہے جسے تنظیم کی کنونشن نے منظور کر لیا ہے۔ اس بیان میں اقوام متحدہ کے متعلق کنونشن نے اپنی قرارداد میں کہا ہے۔ ہم اقوام متحدہ کو مضبوط کرنے کے امکان میں اپنے یقین کا اعادہ کرتے ہیں تاکہ وہ دنیا میں امن کی ضمانت دینے کے لئے اپنے مقصد کی تکمیل کر سکے۔

کنونشن نے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے امریکی ریاستوں کی تنظیم اور دوسری علاقائی تنظیموں کی کوششوں کی حمایت کی اور اس ضمن میں زور دیا کہ زیادہ ترقی یافتہ صنعتی قوموں کو اس کام میں تعاون کرنا چاہیئے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ دوسرے ممالک اپنی استطاعت اور وسائل کے مطابق اس کام میں ہاتھ بٹائیں گے تاہم امریکہ کو جو دنیا میں سب سے زیادہ دولتمند اور صنعتی طور پر ترقی یافتہ ملک ہے کم ترقی یافتہ ملکوں میں اقتصادی نشوونما کی امداد میں سب سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔

قرارداد میں بین الاقوامی مزدور ادارہ کی امداد جاری رکھنے، میثاق اوقیانوس (نیٹو) کو مضبوط کرنے دوسری قوموں کو فاضل غذائی اجناس اور روپیہ سپلائی کرنے کے امریکی پروگرام کی توسیع کرنے اور اقتصادی ترقی کے لئے قرضے جاری کرنے کی خاطر علاقائی تنظیموں میں امریکی شرکت پر زور دیا گیا ہے۔

قرارداد میں سفارش کی گئی ہے کہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں انتخابات کے ذریعہ ایک کل جرمن کمیٹی قائم کی جائے۔ یہ کمیٹی سارے جرمنی کی آزاد اور خود مختار حکومت قائم کی جائے۔

قرارداد میں مشرق وسطیٰ کے مزدوروں کسانوں اور دانشوروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنی حکومتوں پر زور ڈالیں کہ وہ اپنے اختلافات کو دور کریں اور ایک دوسرے کی علاقائی سالمیت اور قومی خود مختاری کو تسلیم کرتے ہوئے امن کا تحفظ کریں۔

قرارداد میں تمام نوآبادیاتی پالیسیاں ختم کرنے اور نوآبادیوں کی مکمل آزادی کے لئے تاریخیں مقرر کرنے پر بھی زور دیا گیا ہے

عالمی مہاجرین کے سال پر یادگاری ٹکٹ

نیویارک ۲۵ ستمبر اقوام متحدہ کی پوسٹل آرگنائزیشن کے مطابق عالمی مہاجرین کا سال منانے کی غرض سے اقوام متحدہ کی طرف سے دس دسمبر کو ایک یادگاری ٹکٹ جاری کیا جا رہا ہے اس ٹکٹ میں ایک مہاجر کو حفاظت میں بچے ہوئے دو ہاتھوں کو دکھایا گیا ہے۔ ٹکٹ کا ڈیزائن اقوام متحدہ کے گرافک پریزنٹیشن یونٹ کے ایک ڈیزائنر نے تیار کیا ہے۔ اس ڈیزائن کو مہاجرین کے عالمی سال جون ۱۹۵۹ء تا جون ۱۹۶۰ء کی البم میں اشاعت کے لئے بھی منتخب کر لیا گیا ہے۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ قریباً چار ماہ سے مبتلا رضہ بخار و ضعف بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
(ظفر اللہ خان پوسٹل کلرک سیالکوٹ شہر)

دوسرا پنجسالہ منصوبہ اٹھارہ ارب روپے کا ہونا چاہیے

ایک ارب کے زائد ٹیکس لگانے کی سفارش

کراچی ۲۶ ستمبر۔ اقتصادی ماہرین کی کمیٹی (پینل) نے دوسرے پنج سالہ منصوبے کے بارے میں اپنی متفقہ رپورٹ منصوبہ بندی کمیشن کو پیش کر دی ہے جس میں سفارش کی گئی ہے کہ دوسرا پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ اٹھارہ ارب روپے کا ہونا چاہیئے تاکہ پانچ سال کے عرصہ میں قومی آمدنی میں کم از کم بیس فیصدی اور فی کس آمدنی میں دس فیصد اضافہ ہو سکے۔

یہ رپورٹ اقتصادی ماہرین کے پینل کے آزادانہ اظہار خیال کا نتیجہ ہے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جن اداروں سے پینل کے ارکان کا تعلق ہے وہ بھی اس رپورٹ سے متفق ہیں۔ یہ رپورٹ رائے عامہ معلوم کرنے اور قوم کو دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی ہمہ گیر تیاری کرنے کے لئے شائع کی گئی ہے۔ منصوبہ بندی کمیشن کے صدر مسٹر جی احمد نے رپورٹ وصول کر کے ماہرین اقتصادیات کی عرق ریزی کی داد دی ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے نہایت اخلاص کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ مسٹر جی احمد نے وعدہ کیا ہے کہ اس رپورٹ پر ویسا ہی غور کیا جائے گا جس کی وہ مستحق ہے۔ پینل نے علاقائی اقتصادی توازن پر خاص طور پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ اس وقت پاکستان کے مختلف حصوں کی اقتصادیات میں جو فرق موجود ہے اگر اسے رفع کرنے کی طرف پوری توجہ منعطف نہ کی گئی تو پنج سالہ منصوبہ کی تیاری بالکل بے سود ثابت ہوگی۔

منصوبہ بندی کمیشن نے اس پینل کو گزشتہ اپریل میں مقرر کیا تھا۔ تاکہ اسے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے بارے میں ضروری مشورہ دے سکے۔ پینل نے کراچی میں کئی اجلاس منعقد کئے بعد میں انہوں نے حالات و کوائف پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد ۲۱ اگست ۵۹ء کو اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ پینل کی رپورٹ ۳۴ صفحات اور سترہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہے اور اس میں دوسرے پنجسالہ منصوبے کے مقاصد ساتھ علاقائی توازن ترجیحات اور پالیسی وغیرہ پر بھی اچھی طرح اظہار خیال کیا گیا۔

زائد ٹیکس

پینل نے سفارش کی ہے کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران میں ایک ارب روپے کے زائد ٹیکس لگانے چاہئیں۔ پینل نے اس خیال کی سخت تردید کی ہے کہ پاکستان میں پہلے ہی دوسرے ملکوں کی نسبت زیادہ ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ خیال ملک کے بعض حصوں کے لئے درست ہو۔ لیکن جہاں تک سارے ملک کا تعلق ہے یہ خیال بالکل غلط ہے اس وقت ٹیکسوں سے جو آمدنی کا آٹھ فی صد حصہ ہے حقیقت یہ ہے کہ ٹیکس کا یہ معیار بہت کم ہے۔

رپورٹ میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اس وقت قیمتوں اور منافع پر جو کنٹرول عائد ہے اسے جلد از جلد دور کر دینا چاہیئے۔ یہ کنٹرول صرف ضروری اشیاء پر عائد رہنا چاہیئے۔ لیکن وہ بھی ان علاقوں میں جہاں ان کی مؤثر واشنگ کی جا سکے۔ اس وقت منافع اور قیمتوں پر سخت قسم کا کنٹرول عائد ہے اگر اسے جاری رکھا گیا تو حکومت کی آمدنی کم ہو جائے گی۔

ولادت

برادرم مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب (مشیر قانونی و ناظم جائیداد) کو بتاریخ ۲۵/۹/۵۹ بروز جمعۃ المبارک بوقت نماز فجر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے فرزند عطا فرمایا ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا کرے نیز اسے خوش بخت۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

(ظہور احمد باجوہ)

اعلان نکاح

مؤرخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے میرے چھوٹے بھائی سعادت علی ابن مکرم علی گوہر صاحب کا نکاح ہمراہ امۃ الوحید بیگم بنت مکرم سردار رحمت اللہ صاحب بعوض حق مہر دو ہزار روپیہ بعد نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار احمد علی چوہدری ڈرگول بازار۔ ربوہ)

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری اعظم علی صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم چوہدری اعظم علی صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ملتان کی اہلیہ محترمہ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز سہ شنبہ ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز بعد نماز عصر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شمس صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

خاکسار کی بھتیجی کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ کافی علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہے جس کی وجہ سے گھر کے تمام افراد پریشان ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔"

خاکسار بھی کچھ مشکلات سے دوچار ہے۔ احباب میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مشکلات دور کرے۔

(محمد منظور متعلم ٹی۔آئی ہائی سکول ربوہ)

بقیہ صفحہ اوّل

حملہ آور کو پکڑ لیا اور اسے چاقو سے سخت گھائل کر دیا وزیراعظم کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ اس وقت ان کے پیٹ سے خون کا فوارہ بہ رہا تھا۔ آپریشن کے بعد بھی ان کی حالت تشویشناک تھی۔

ہسپتال سے ایک اپیل جاری کی گئی ہے جس میں زخمی وزیراعظم نے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ پرامن رہیں اپنے حوصلے بلند رکھیں۔ اور حملہ آور کو نشانہ انتقام نہ بنائیں۔ میں انشاء اللہ جلد صحت یاب ہو جاؤنگا اور لوگوں کی امداد کا فرض ادا کرنا شروع کر دوں گا۔

لنکا کے گورنر کل شام ریڈیو سے ایک پیغام نشر کیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے "سرجنوں کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزیراعظم کی حالت گو اطمینان بخش ہے لیکن ابھی انہیں خطرہ سے باہر خیال نہیں کیا جا سکتا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷